Registered. L. No 39

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد [illegible]	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے [illegible]	نمبر [illegible]

ہم اپنے ناظرین کی توجہ مندرجہ ذیل کتب کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جو کہ لاہور اور لودیانہ کے رلیجس بک ڈپو سے دستیاب ہو سکتی ہیں

سی۔ ایل۔ ایس کی اسکول کی کتابیں انگریزی ہیں

جو کہ ہند کے تمام مشن سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور ہند کے تمام رلیجس بک ڈپو میں بکتی ہیں

اردو میں مندرجہ ذیل کتابیں لودیانہ میں شایع ہو چکی ہیں

نوجوان مستورات کے لئے کتابیں

[illegible]

عزت [illegible]

[illegible] کی سرگزشت [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

ہر ایک خاندان میں ایسی عمدہ کتابیں ہونی چاہئیں

[illegible]

مسیح کی تعلیم [illegible] قیمت [illegible]

جاپان کے حالات [illegible] قیمت [illegible] تصویر

[illegible] قیمت [illegible] تصویر

[illegible]

سلسلہ اصلاح اردو میں

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

نئی کتابیں

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] تصنیفات قیمت [illegible]

نوٹ

[illegible]

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب رلیجس بک سٹور لاہور سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہو جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور شاگردوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہو قیمت ۸؍ مجلد ایک روپیہ ۸؍ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہو قیمت ۸؍ مجلد ایک روپیہ ۸؍ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری رامچندر رام چتا میرہی۔ اسے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸؍

نور العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے گھر کی ہونگی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہو قیمت ۸؍ مجلد ۱۲؍ +

سپیرو اے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سپیرایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف رسومات رسم کی تشخیص کی گئی ہو۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶؍ مجلد دس آنے ۱۰؍

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب ٹھیکہ کی ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۱۲؍

سادہ رومن میں قیمت ۸؍ ہے بیگانہ کا

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت ۹ پائی

ناگری میں ۹ پائی

گورمکھی میں ۹ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائنس۔

مرزا غلام احمد قادیانی۔

ازالۃ المرزا قادیانی۔

یسوع مسیح کون تھا (ایک مذہبی لیکچر مسٹر میکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔

ایک مجروح سپاہی۔

مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

خداوند کی بندگی گاہ میں داخل ہونا۔

اے اے سب لوگو آؤ۔

معجزہ۔

رسالہ ذنوب محمدیہ۔

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو خرید ہو قیمت ایک پائی۔

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل۔

فقط ایمان لاؤ۔

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

ترتیب خیال۔ رام پال سنگھ ہیرا کا قصہ۔ ترتیب جیمیں۔ جاپان کے حالات جہنم لیلیٰ اور دو کالا بوجھ میں۔ تاریخ یونان۔ زمین کرہ ہو۔ تاریخ مصر مرقع روس۔ نور العظیم۔ بحساب جملہ پانچ روپیہ ارسال کرنے پر پہنچ سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

روم میں عورتوں کا حال

امریکہ کے ایک مخزن میں ایک تحریر مندرج ہے جس کو مسز ڈی ایکلڈ۔ ۱۰ ڈیل صاحب نے ترقوم کے غلام کے مضمون کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ سلطنت روم میں عورتوں کی زندگی غلام کی زندگی ہے۔ وہ غلامی کی حالت بارہ برس سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ترکی کی لڑکیاں شل یورپین لڑکیوں کے آزاد ہوتی ہیں۔ اس عمر تک وہ عیسائی لڑکیوں کے ساتھ کھیل و ملاقات کرسکتی ہیں۔ لیکن بارہ برس کا سن آتا ہے تو وہ آزادگی ختم ہوجاتی ہے اس دن سے وہ پردہ نشین بن جاتی ہیں اور اپنی پردہ دار بہنوں کے ساتھ وہ زنان خانے میں صرف وہ منظر دیکھ سکتی ہیں اگرچہ ان کے دل میں خواہش ہی ہو۔ کہ اس کی خوشیوں کا مزہ چکھیں۔ اس حالت میں وہ غلام کی طرح زنان خانہ میں قید رہتی ہیں جہاں سے وہ کہیں باہر بغیر برقعہ پہننے یا کسی محافظ کے ہمراہ ہونے کے بغیر قدم باہر نہیں رکھ سکتیں۔ نہ صرف یہ بلکہ بہت سی اور باتوں میں وہ اپنی آزادگی سے محروم رہتی ہیں۔ مثلاً سلطان کے فرمان کے مطابق پردہ یا برقعہ کی موٹائی اور کپڑے کی قسم اور چلنے پہننے کے دستور وغیرہ عمل میں لائے جاتے ہیں۔ وہ کسی تماشہ گاہ یا عام محفل میں حاضر نہیں ہوسکتیں صرف لکھا ہے کہ اگر مستورات کو اجازت بھی ہو کہ باہر سیر کریں تو ایک یا دو سپاہیاں یا غلام ان کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں اور جب گھر میں واپس آویں تو غلام کو جو ساتھ بھیجا گیا تھا حکم ہے کہ اپنی رپورٹ بیان کرے کہ وہ کس جگہ گئی اور وہاں کیا کیا دیکھا۔ ملکی یونیورسٹیوں کو دیکھنے کے وقت عورتوں کو جانے نہیں دیا جاتا کہ سوئے کے کمرے کے دروازوں کو قفل لگائیں اور کوئی کوٹھڑی نہیں جس میں خلوت میں غلاموں کی نظر سے پناہ لیویں۔ اگر کسی بیوی کے واسطے کوئی خط آوے تو وہ پہلے اس کے شوہر کے ہاتھ میں دیا جاتا ہے تاکہ وہ پڑھے اور دیکھے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یورپ کے اقوام اکثر اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے ترکی بردہ فروشی کو بند کردیا لیکن اس بات میں وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ غلام فروشی روم کے تمام علاقے میں سابق کی طرح ہوتی ہے۔ اور غلام مرد و عورتیں۔ جو کہ کسی قوم سے لیکر حبش کے کالے آدم خور تک ہوتے ہیں۔ قسطنطنیہ اور دیگر شہروں کے بازاروں میں بکتے ہیں انگریز اور روسی جنگی جہاز بہت کوشش کرتے ہیں کہ غلام فروشی کو بند کریں لیکن جہازات جو غلاموں سے بھرے ہوتے ہیں قریب پہنچتے قسطنطنیہ۔ ٹریپی زانڈ اور سمرنہ میں پہنچتے اور وہاں غلاموں کو جو کٹھس یا سوڈان بلکہ یونانی جزیروں سے لاتے بیچے فروخت کئے جاتے ہیں۔ سو اگرچہ فی الحال کھلے بازار میں جیسا سابق کے ایام میں ہوتی تھی نہیں ہوتی۔ ان دنوں جب مرد اور عورتیں کھلے بازاروں ہیٹ۔ گھوڑے۔ گائے۔ بھینس کی طرح صاف صاف سامنے بیٹھی رہتی اور بیچی جاتی تھیں۔ پر اب یہ بازار چھپے مکانوں میں ہیں لیکن ان سب کو جو اس قسم کا مال لینا چاہتے ہیں اچھی طرح سے معلوم ہے۔

اگر یہ سوال کیا جاوے کہ یہ بردہ فروشی خفیہ کیوں کیجاتی ہے تو صاحب تحریر کہتے ہیں کہ ایک پاشانے مجھے جواب دیا کہ ہم بغیران کے رہ نہیں سکتے۔

فی الحال روم میں اصلاح کی بڑی شہرت ہو رہی ہے امید ہے کہ یہ بے رحم اور غیر ترقی سوداگری بھی بند کی جاوے گی۔ ای۔ ایم۔ ڈبلیو

ہم اس خبر کو بڑی خوشی سے ناظرین کو سناتے ہیں کہ جناب بیا ٹرس پی سی ایل یہ چیف حکیم مرزا کی صاحب زادی نام مس سی الی الہ آباد کی یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوگئیں۔ اور وہ ماہ جولائی میں لکھنؤ ازابیلا تھوبرن کالج میں کام کرنے کے لئے جانے والی ہیں۔ ہم پادری صاحب موصوف کو اپنے کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ مس صاحب اس کالج میں مس بیلا وتی صاحبہ مرحومہ کی جگہ کو جو ان کی وفات سے خالی ہوگئی تھی پُر کریں گی اور ہماری دعا ہے کہ خدا اس مس صاحبہ کو ان کے کالج کے کام میں بھی اپنی خاص برکت سے کامیاب کرے تاکہ ان کے وسیلے سے اس کا نام جلال ظاہر ہو۔

بمعصر امریکن مسیجر ایک ولایت کا اخبار اپنے ایک اشاعت میں بعنوان تری شنری کتابیں ملکی اور بیرونی ایک مضمون شائع کرتا ہے جس میں وہ خاص کر نوجوانوں کو مفید کتابوں کے مطالعہ کرنے کی طرف رجوع کرواتا ہے اور خوش اسلوبی سے ناولوں کے عوض خاص خاص بزرگوں کی سوانح عمریوں کی فہرست پیش کرتا ہے جس ہم بھی ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کرتے ہیں۔ سوانح عمری ارنگ سٹون۔ ماکنٹ۔ ایکزنڈر۔ میکی ہنگ من۔ پیٹرسن۔ پیٹن۔ مارٹن۔ کیری۔ جڈسن فرلیا نسک۔ جان ایٹ مارٹن۔ برینڈ۔ وسٹ مین شہیدان جیکسن وغیرہ وغیرہ۔

کتب ذیل کی نسبت ذیل کی کتابیں مطالعہ کے لائق ہیں۔ تاریک درمیب میں مسیح۔ مصنف جیمس

سشیوٹ" ، ورلڈ سنڈیا میں مسیح" مصنف جے ۔ ڈبلیو جیکب۔ جو شخص کے کلام کی عجیب کہانی ہے۔ "ایک یا کی کچی پنڈ میں" مصنف ڈبلیو ۔ اے ۔ کیل۔

ملک چین کی نسبت یہ کتابیں لکھی ہیں " پرانی چین میں نئی روحیں" مصنف اے ۔ بے ۔ بروئن۔ "میڈیکل مشنری چین کے لئے جان گینتھر سیکنڈری۔

ملک ہندوستان کی نسبت ذیل کی کتابیں بتلائی ہیں "انڈیا پر ایم کرسنایا مسیح" مصنف جے ۔ پی جونس۔ "ہندی عورتوں کا غم" مصنفہ مسنز ۔ ایم ۔ بی فلر۔

ملک جاپان اور دیگر ممالک کے لئے "قوم جاپانی کا ایوولیوشن" مصنف ایس ۔ ایل ۔ گیولک ۔ "نائیٹ ٹائمس میں پندرہ سال" مصنف ایل ۔ ایچ ۔ انڈو ۔ "انجیل کی محمدی دنیا" مصنفان بارٹن ۔ زویمر اور دیگر صاحبان۔

ہم کو ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء میں ایڈیٹر کی قلم سے نکلا ہوا "یہ شدھی کوئی رنگ لائے گی" نامی مضمون پڑھ کر حیرت میں ڈالتا ہے کہ ہمعصر لکھتے وقت اپنی باتوں کا پاس نہیں رکھتا ۔ ایک ہی قلم سے لکھا جاتا ہے کہ "آریہ سماج عیسائیوں کی طرح کوئی رشوت نہیں دیتا" اور پھر اسی مضمون کے متعلق بیان کرتے کرتے فرماتا ہے ۔ "گزشتہ سال ایک جاگیردار صاحب لگاری نے ....

.... آریہ سماج لکھنؤ کو پندرہ سو روپیہ پرشوت دیکر شدھ کرا لی" ۔ اس سے ہمعصر نے گویا اپنی قلم سے لکھ دیا کہ سماج رشوت دیتی نہیں ہے ۔ پر رشوت لیتی ہے اور آگے چل کر یہ بھی تجویز بتائی ہے کہ پراسچت کے بعد آریہ سماج کا استعمال کرنی چاہئے جس کا مطلب ہے کہ جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہوا کریں ۔ وہ سماج کو کچھ نہ کچھ دیا کریں ۔ تجویز تو اچھی ہے کیونکہ کچھ نہ کچھ تو ہاتھ آ جایا کریگا ۔ خدا ہی سے

وہ سے خالی ہاتھ تو نہیں آیا کریں گے۔

ہمعصر کوکب ہند مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں کسی ایک نامہ نگار کی طرف سے "شیطان پر غالب" کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہو جس سے شیطان کی چالبازی اور گرفتاری کی عجیب رنگ کی آمیزش ہے ۔ قصہ یوں ہے ۔ پڑھنے کے قابل ہے ۔ کہتے ہیں کہ ایک پادری صاحب اپنے بستر پر سو رہے تھے کہ دیکھتے ہیں کہ خواب میں شیطان ان کے پاس آیا ۔ اور اُن کی بغل کے نیچے ایک لمبا سا کاغذ ان کے سامنے پھینک دیا ۔ اور انہیں پادری صاحب سے بولا کہ تم اپنے مسیح کا بندہ کہتے ہو جس حال کہ تمہارے گناہ جو تم نے کئے میرے پاس سب لکھے ہوئے ہیں ۔ یہ سنکے پادری صاحب پہلے خوب روئے ۔ اور دعا مانگنے لگے ۔ آخر میں انہوں نے شیطان کے ہاتھ سے کاغذ کا رول چھین لیا اور اسے کھولا ۔ اور کہا کہ اے شیطان تو نے اس میں لکھا ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ سب گناہ مسیح کے لہو سے دھوئے گئے ۔ تب شیطان ان کے پاس سے بھاگا ۔ اور پھر منہ دکھلانے کو نہیں ٹھیرا " ۔ سچ ہے شیطان بڑا عیار ہے وہ ہر قسم کی چالاکی کر کے ایمان داروں پر وار کرتا ہے ۔ مگر آخر شرمندہ ہو کر بھاگتا ہے ۔ وہ ہر صورت سے زور لگاتا ہے اور جب ہارنے لگتا ہے تو شک پیدا کرنے کے لئے سچ کو جھوٹ بنانے کی کوشش کرتا ہے ۔ مگر ایمان دار اس کے مکر و فریب کو سمجھ جاتا ہے ۔ اور تب وہ ۔ فو چکر ہو جاتا ہے ✦

ریویوز

۱۔ تعلیم المبتدی ۔ یہ کتاب بچوں کے پڑھانے کے لئے نہایت مفید ہے ۔ اس میں ۲۴ سبق ہیں پہلے ۲ سبق ایسے ہیں جنکا مضمون بائیبل سے تعلق نہیں رکھتا ہے پر پُر نصیحت اور مفید ہے اور اس کے بعد کے تمام مضامین بائیبل سے لئے گئے ہیں ۔ عبارت نہایت سلیس اور با محاورہ ہے اور ہر ایک سبق کے نیچے نظم یا گیت یا مثنوی درج ہے ۔ جو لڑکوں کے لئے بہت دلچسپ ہے ۔ بہت ضروری اور عمدہ مضامین ۳ اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں ۔ غرض کہ بچوں کے لئے یہ کتاب اردو زبان میں نہایت عمدہ ہے ۴۴ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۱ ہے ۔ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے ۔

۲۔ صبح و شام نماز سے پہلے ورد ۔ اس نام کی کتاب پنجابی زبان میں کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی نے شایع کی ہے ۔ اس میں ۳۲ موقعوں کے واسطے ورد حسب موقعہ درج کئے گئے ہیں اور شام کے ورد کے لئے بھی ضرور درج کیا گیا ہے اور ستارہ روں کے نیچے حوالے درج ہیں سی ۔ ایم ۔ ایس کلیسیا کے مسیحیوں کے لئے جو گانوں میں رہتے ہیں یہ کتاب زیادہ مفید ہے ۴۲ صفحے کی چھوٹی کتاب ہے اور قیمت صرف ۱ ہے پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے ۔

۳۔ راحت دل ۔ یہ کتاب اردو زبان میں بہت مشہور ہے اب چھوٹی تقطیع کی پنجابی زبان میں یہ کتاب چھپی ہے اور چھپائی بھی عمدہ ہے پر قیمت ۱ زیادہ ہے ۔ کم ہونی چاہئے تاکہ سب اسکولوں لے سکیں ۔ اگر ۱۰ ہو تو بہتر ہے ۔ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے ۔

۴۔ بھجن اور غزلیں ۔ یہ ایک پیسہ قیمت والی بھجنوں کی کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے ۔ جو اکثر جلد بک جاتا ہے ۔ اس میں چیدہ چیدہ بھجن اور غزلیں ہیں ۔ جو عام پسند ہیں ۔ یہ بھی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے ۔

شباہت مسیح

۲ قرنتھیوں ۳ باب ۱۸ آیت

از ترجمہ مسٹر بن پادری ہریو ڈگرے ڈی ڈی ۔ ایل ایل ۔ ڈی

مسیحی مذہب ہماری کسانیت کی امید کو محض کسی ہدایت طریق پر منحصر نہیں بتاتا بلکہ خاص ایک شخص پر اس لئے اس خاص امر میں وہ دنیا کے تمام مذاہب سے متفرق ہے دنیا کے مذاہب میں طریقے سکھلائے جاتے ہیں نہ کوئی شخص مثلاً جیومیٹری سکھلائی جاتی ہے نہ کہ یوکلیڈ ۔ بودھ ازم سکھلایا جاتا ہے نہ کہ لی فیس ۔ اسٹرونومی سکھلائی جاتی ہے نہ کہ سر آئزک نیوٹن جو ان کے موجد تھے ۔ مگر مسیحیت آدم زاد کو ایک شخص سے انٹروڈیوس کراتی ہے ایک ایسے شخص سے جس میں تمام صداقتیں وابستہ ہیں اور جس میں تمام حقیقتیں ظاہر اور پیوستہ ہیں ۔ اسی شخص کو پولوس رسول اور دیگر رسول ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں جیسا کہ ان کے نوشتوں سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور تمام پاک نوشتوں میں صرف اسی شخص کا بیان ملتا ہے یہی وہ چمکیلا اور روشن چہرہ ہے جس کو پاک انجیل کے صفحے ظاہر کر رہے ہیں ایک اعلیٰ خاصیت والا وجود جس کی مانند کوئی دوسرا ہونا ناممکن ہے ۔ اس کی شاہی خاصیت کے مطابق شباہت تواریخ میں اس کی نظیر نہیں کیونکہ وہ انسان سے بڑھکر ہے وہ محبت اور سچائی کا منبع ہے ۔ وہ راستی کا نمونہ ہے وہ ہر ایک چیز کا جو سچ اور برحق ہے ایک نمونہ حقیقی اور اصل ہے ۔ وہ خدا کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہے ۔

پولوس اور اس کے ہمعصر رسول مسیح کو مسیحی مذہب کا مرکز اور لب لباب پیش کرکے کہتے ہیں کہ اے مسیحیو تم مسیحی زندگی میں تم کو اس کی مانند بننے کا حق اور ضروری اور اس کا امکان بھی تم کو حاصل ہے اس کی مانند ہو جانا تمہارا فرض اور مقصد ہے جس طرح سے وہ خدا کی ذات کا مظہر اور شکل ہو تم بھی اسی طرح سے اس کے مشابہ ہوکر اس کی خصلت اور مزاج کے مطابق ہو جاؤ ۔ اور اس کی آگہی بخشے کے ہم شکل بنو کیونکہ اس کی سرگرمی جوش اور طاقت اور تاثیر جیسی زندہ آدمی کی ہو اس کے پاس تا بے موثر ہوتا ہے ۔ متن کی آیت کو کھولکر بیان کرنے کے لئے جو ہمارے سامنے ہے میں تین سوالوں کو پیش کر کے ان کا جواب دونگا مسیح کی شباہت کا جو ہمارا اصلی مدعا و مقصد ہے سب کو شوق دلاتا ہوں ۔

اوّل مسیح کی شباہت یا اس کی مانند بننے سے کیا مطلب ہے ؟

دوئم کیا یہ شباہت ہم کو حاصل ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

سوئم کس طرح سے ہم اس شباہت کو حاصل کر سکتے ہیں ؟

اوّل ۔ مسیح کی شباہت کیا ہے

اس کا جواب اول یہ ہے کہ اپنی شکل و شباہت کا ترک ہو ۔ اور دوسرا مسیح کی خصلت اور طبیعت کو اختیار کرنا مسیح کی شباہت اختیار کرنا ہے ۔ اس پر ایک مثال سنو ۔ ملک اٹلی کے کسی شہروں میں سے ایک میں بت سر عام نصب تھا ۔ یہ بت یونانی غلام لڑکی کا تھا اس بت سے ظاہر تھا کہ وہ غلام لڑکی اچھی پوشاک پہنے ہوئے صاف اور خوبصورت تھی اتفاقاً ایک چیتھڑے پہنے غریب بیکس لڑکی جو اس ہی شہر کی باشندہ تھی اودھر سے گذری ۔ جب اس کی نگاہ اس بت پر پڑی تو وہ اس کو بہت پسند کرنے لگی ۔ اور اس پر فدا ہو گئی ۔ اور ٹھہر کر بڑی حیرانی سے اسکو دیکھنے لگی وہ گویا اس کو دیکھکر ششدر رہ گئی اور اپنے آپ میں کہنے لگی ۔ میں بھی اس کی مانند ہو جاؤں گی ۔ میرے اندر سے یہی آواز نکلتی ہے ۔

اور بڑے جوش میں گھر کو گئی ۔ اپنا چہرہ دھویا ۔ اور اپنے بالوں کو کنگھی کی دوسرے دن جب وہ ادھر سے پھر گذرنے لگی تو وہ پھر ٹھہر گئی اور بت کی طرف نگاہ کرنے لگی ۔ اور پھر دوبارہ متوجہ ہوئی ۔ اور اس نے اپنے پھٹے پرانے کپڑوں کو بھی صاف کر لیا ۔ اور ان کی مرمت بھی کرلی ۔ اور اسی طرح سے وہ روز مرہ آتی اور بت کے پاس کھڑے ہو کر ہر روز کچھ نہ کچھ اس کے سدھارنے کیلئے نصیحت مل جاتی ۔ یہاں تک کہ وہ بالکل بدلی ہوئی لڑکی بن گئی ۔ بلکہ وہ بالکل اور لڑکی معلوم ہونے لگی ۔ وہ بت کی مانند ہو گئی ۔ جو صفائی چمک اور ستھرا پن اس بت میں تھا ویسا ہی اس میں نظر آنے لگا اور اب اس تصویر اور لڑکی میں مشابہت تھی ۔ جب ہم اس کی مانند ہو جائینگے تو ہم گناہ سے بالکل خالی ہو جاوینگے ۔ ہم اپنی طبیعت کیساتھ مناسبت رکھنے والے ہو جاوینگے عملی طور سے ہم اخلاق میں بڑھ جاوینگے ۔ ہم سچائی کے لحاظ سے اپنی خصلت میں بدل جائیں گے اور ہمارے خیالوں میں بے غرضی اور بے ریائی ہوگی ۔ تنگ دلی اور تنگ خیالی سے ہم زیادہ اعلیٰ ہو جائیں گے ۔ ظاہری خیالات کی نسبت اندرونی تاثیرات کا زیادہ فروغ ہوگا ۔ ہم دلیری اور بہادری سے ہر شے کے لئے مستعد کرنے لگیں گے اور ہم اپنی نالپسند چیزوں پر فتح پاوینگے ۔ جنہوں نے ہم کو تکلیف دی ہے ۔ ہم ان کے لئے کھجور کی ٹہنیاں بچھائیں گے اور ہماری طبیعت میں بخشش کی بڑی خوبی والی مستقل عادت ہو جائے گی ۔ اور خوش خلقی کی عادت ہو جاوے گی ۔ اور ہم اپنی چال چلن میں پاک راست اور نیک بنجاوینگے اور لوگوں کو گناہ سے شرمندہ ہونا سکھلاوینگے ۔ اور ان کو جتلاینگے کہ جو کچھ تم نے گناہ سے کھو دیا ہے اس کی پھر حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور انکو سکھلائیں گے کہ ہر ایک قسم کی برائی سے پرہیز کریں ۔ باقی آئندہ ۔

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکر داس

بجواب سالہ

"یسوع ناصری"

بقیہ

(ب) یہ بھی یاد رہے کہ رسولوں نے یسوع ناصری کے کام اور اس کے فرمان زندہ ہونا یک لخت نہیں مانا تھا۔ بلکہ یقین کرنے میں بڑے متامل اور شکی رہتے تھے سب تک خاطر خواہ تسلی نہ ہوئی کہ ہم دھوکا نہیں کھا رہے ہیں یا صرف اپنے شکوک اور عیب بتانے سے شرماتے نہیں اور ان کے لئے کسی قسم کی خوشامدیاں کرتے ہیں لیکن صریح ثبوت دیکھ پر ہی یقین کرتے تھے (اعمال ۱: ۳ ...) اور پھر آگاہ ہوگئے کہ اس کا ابھی سامان حقیقی دلائل میں سے بہتیرے خود ان وفات سے واقف تھے (اعمال ۲: ۲۲ ...) بعد میں ایسا ہی آدمیوں کی گواہی جو اپنی بات پر خواہ مخواہ ضد کیا کرتے ہیں)

(ج) یہ بھی معلوم ہو کہ ان باتوں کی نسبت وہ کہا بھی نہیں جا سکتے تھے کیونکہ وہ کام ایک ہی قسم کے نہ تھے جیسے تماشہ کرنے والوں کے ہوا کرتے ہیں اور کہیں نظر سے یا تنہائی پردہ سے میں کئے گئے تھے جس سے احتمال ہو سکے کہ انہوں نے دھوکا کھایا ہوگا بلکہ یسوع نے اپنے سامنے کام علانیہ کئے تھے۔ بہت کام کئے تھے اور طرح طرح کے کام کئے تھے جن سے خدا کی قدرت ظاہر ہوتی تھی اور انسان کی بھلائی۔ چنانچہ قدرت کی چیزوں اور قوموں پر اپنا اختیار دکھلایا۔ انسان کی بیماریوں اور کمزوریوں پر اپنا اختیار دکھلایا۔ موت پر اپنی قدرت ثابت کی۔ مردوں کو زندہ کیا۔ انسان کے گناہوں کی معافی پر اپنا اختیار ثابت کیا۔ ناپاک روحوں پر اپنا اختیار دکھلایا۔ دوسرے لوگوں کو تفتیش کرنے کا بڑا ایک ممکن موقعہ دیا۔ پس رسولوں کا اپنے بیانوں میں دھوکا کھانا محال تھا۔

(د) یسوع ناصری کے فروغ کی سچائی ہی نے ان کو اس کا کام دنیا میں جاری کرنے پر آمادہ کیا تھا ورنہ وہ یہود کے حکم کی بموجب ... میں ہرگز بے پرواہ نہ کرتے کیونکہ ایسا کرنے میں ان کو کوئی دنیوی فائدہ نظر نہیں آتا تھا اور نہ کوئی ایسا فائدہ تھا نہ کوئی گری۔ نہ عزت دولت نہ روپیہ پیسہ اور عیش۔ ایک طرف تو یسوع نے خود ان کو بتا دیا تھا کہ میرے نام کے سبب دنیا تم سے دشمنی کرے گی۔ قتل کرے گی۔ اور دوسری طرف وہ اطوار جس کی ان کو امید ہو سکتی وہ دنیا کے واسطے میں تھی جو یہودیوں اور غیر قوموں سے مرکب تھی اور جن کے ساتھ اعتقاد کو ترک کر یسوع کا نام ان کے دلوں میں قائم کرنا تھا۔ اس صورت میں دنیوی نفع کی امید منقطع تھی کل دنیا ایک طرف تھی اور وہ بارہ آدمی ایک طرف جب انہوں نے یسوع ناصری کا مقصد دنیا میں اثر کیا اور ہر قسم کی تکلیف موت تک ان رسولوں نے اور ان کے بعد کلیسیا نے تین سو برس تک برداشت کی اور پھر بھی خدا کا کلام پھیلایا۔ اور دنیوی کی حالت میں اس کے برعکس رہی ہے مثلاً ابتدائی آریوں نے ہندوستان میں اگر اپنا ویدک دھرم اصلی باشندوں میں زبردستی جاری کرنے کی کوشش کی تھی جیسا کہ ویدوں میں اس کام کی تعریف اور تاکید کی گئی ہے۔ محمد صاحب اور ان کے پیروؤں نے اپنا طریقہ زور سے جاری کیا کہ قرآن کی مدنی سورتوں میں یہ مطلوب ہے اور کئی سو برس تک جاری رکھا تھا جس نے جب تمام کے یہ مستند حالات بجائے خود صفائی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مقدس راوی سچی سنائی باتیں یا کہیں سے اخذ کی ہوئی باتیں نہیں لکھتے ہیں۔ وہ دیوانے یا وہمی خبطی نہیں تھے یسوع کے ہوئے بھی نہیں آگئے تھے اور دنیوی نفع کے امیدوار اور غرض مند نہیں تھے بلکہ صادق اور معتبر گواہ تھے اور جو کچھ انہوں نے لکھا وہ تحقیق کے ساتھ لکھا تھا اور اس لئے لکھا تھا کہ آدم یسوع پر ایمان لاویں۔ اور نجات پاویں۔ (باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

بقیہ

ندی کا پانی جس طرح نیچے کی طرف جلد بہتا ہے۔ اسی طرح تیز رو گھی کی بڑی دھار اسی طرح جلد بہہ رہی ہے یہ گھی اپنے دائرے کو تنگ کر کے وسیوکے دہانے سے بڑھ کر مست ہوکے گھوڑے کی طرح چھوٹ رہا ہے۔ خوش وقت اور خوش رو بیویاں جس طرح ایک دل سے اپنے اپنے شوہر کی طرف عاشق ہوتی ہیں۔ اسی طرح گھی کی دھارا آگ کی طرف جاتی ہیں ......

دولہن جس طرح دولہا کے پاس جانے کے لئے اپنے کو سنوارتی ہے میں دیکھتا ہوں کہ گھی کی یہ دھاریں اسی طرح کر رہی ہیں ...... وغیرہ (ہم: ۵۸ - ۶-۱۰ الخ)

رچوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ایسا ایک زمانہ تھا۔ جب گھی اس ملک میں ندی کی طرح بہتا تھا لیکن ہم تہذیب میں ترقی کر گئے پر ساتھ ہی ساتھ تر نوالہ کھو بیٹھے سو کہاں گھی وہ تو اب بمشکل نصیب ہوتا ہے

امید ہے کہ ہمارے کل ناظرین ویدک بھجنوں کی بابت یہاں تک ہم سے اتفاق کریں گے۔ مگر ہم ایک اور قسم کی غذا کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن کے ذکر کئے بغیر کامل ویدک شائستگی کا بیان نہ ہوگا کیونکہ مورخ کی کرسی پر بیٹھ کر جان بوجھ کر کسی بات کو چھپانا نہ صرف تمیز کے خلاف ہے بلکہ نہایت کمینے اور ہٹ دھرمی کا کام ہے

لحاظ سے ہمارے آباؤ و اجداد کے زمانے میں جو کچھ کہا تھے پہنچے۔ تھے رگ وید کے منتروں سے جہاں تک ہم کو پتہ لگتا ہے ان کا صاف صاف ذکر کرنا ہمارا فرض ہے چاہے ہم آپ ان کل چیزوں کو اب کھاتے یا پکاتے ہوں۔ باقی آئندہ

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

بقیہ

واضح ہو کہ مریم اس وقت نہایت ہی غم کی حالت میں تھی اور دوسرے اس کا یقین یہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے نہیں جی اٹھیگا۔ اس کا خیال تھا کہ ضرور خداوند مسیح کی لاش کو کوئی یہاں سے چرا لے گیا اس سے وہ اور بھی زیادہ اندیشہ میں تھی پس ایسی حالت میں اگر اس نے دفعتہ مسیح کو دیکھ کر نہ پہچانا تو کون سی بڑی بات ہو گئی۔ کہاں اس کا یہ یقین کہ مسیح نہیں جی اٹھیگا اور کہاں یہ بات کہ مسیح اس کے پیچھے زندہ کھڑا ہے وہ تو خود ہی حیرت میں آ گئی۔ اور چونکہ وہ قبر باغ میں تھی لہذا اس پریشانی میں اگر اس نے مسیح کو باغبان تصور کر لیا تو کوئی عجب نہیں اس دلیل سے مسیح پر باغبان کے بھیس کی مثال صادق نہیں آتی۔ اور نہ کہ مسیح نے اپنا بھیس بدلا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر راقم مضمون اس دلیل کا ثبوت کہیں سے پیش کرتا۔

پھر اگر ہم یہ بات مان بھی لیں کہ مسیح نے اپنے کو پوشیدہ رکھنے کے لئے باغبان کا بھیس بدل لیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ مسیح اپنے آپ کو مریم پر ظاہر کرتا۔ دیکھئے مسیح مریم سے کیا کہتا ہے "اے مریم" وہ پھر کر اس سے عبرانی زبان میں بولی "ربونی" یعنی اے استاد۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اپنے آپ کو نہیں چھپانا چاہتا تھا بلکہ وہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں ہی مردوں میں سے جی اٹھا ہوں۔ اور اسکا اپنے آپ کو رسولوں پر ظاہر کرنا اس بات کی بڑی دلیل ہے کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھا تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے۔ جناب پولس رسول نے ہم مسیحیوں کا ایمان ایک زندہ ایمان ہے کیونکہ ہمارا نجات دہندہ زندہ ہے اگر وہ مردوں میں سے نہیں اٹھا تو ہمارا ایمان بھی مردہ ایمان ہوتا لیکن اس حالت میں ہم مردہ پر ایمان رکھنے والے ہوتے۔ راقم مضمون کا شک بیجا ہے ہے مسیح کے زندہ ایمان کی دعوت سب کے لئے ہے

مسیح کے جی اٹھنے کی خبر رسولوں تک ہی محدود نہیں ہوئی بلکہ اور لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے متی ۲۸ باب ۱۱-۱۵ اب بھلا یہ مسیح جی اٹھ کر کس طرح پوشیدہ رہ سکتا تھا۔ ایسے ظاہر ہے کہ راقم مضمون نے لوگوں کی نظر سے چھپانے کی کوشش کی ہے سو آخر یہ اوچھی عقل وغیرہ۔

پھر راقم مضمون تحریر کرتا ہے کہ حواریوں سے جیتے جی ملاقات ہوئی تو اس خاکی جسم کے ساتھ ہوئی جس میں گوشت اور ہڈیاں اور خون ہے اور زخم اتنے گہرے تھے کہ ان میں ہاتھ پڑ سکتا تھا اور آپ کو بھوک بھی لگی اور جس طرح حواریوں نے کھانا کھایا آپ نے بھی کھایا (لوقا ۲۴ باب ۳۰-۴۳) میں تو کہتا ہوں کہ خداوند مسیح جسم کے ساتھ ہی قبر میں سے جی اٹھے تھے تاکہ ان کے جی اٹھنے کا کامل ثبوت رہے۔ اگر خداوند مسیح جسمانی طور سے جی اٹھ کر اپنے شاگردوں کو نہ ملتے اور روحانی طور سے اپنے کو ان پر ظاہر کرتے اول تو شاگرد بھی اس کو ایک وہم تصور کرتے اور مسیح کو جسم تو زندہ رہنے پاوں کہ پھر سے بچنے وہ مسیح کی پیشینگوئی کہ تم اس مقدس دن کے مقدس جسم کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیسرے دن میں اسے کھڑا کر دکھلاؤنگا پوری ہوتی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ شاگردوں نے حالانکہ مسیح جسمانی طور سے ان کے نزدیک آیا تو اسے ایک روح تصور کیا۔ دیکھو خداوند مسیح نے ان کے ساتھ کھانا کھا کر ان کی غلطی کو دور کیا اور ان سے کہا کہ تم مجھے چھو کر دیکھو روح کے تو ہڈی گوشت نہیں ہوتا۔ جیسی بات سے تو ہم منکر نہیں معلوم نہیں کہ راقم مضمون اس بیان سے کیا مطلب پیدا کرنا چاہتا ہے یہ تو مسیح کے تیسرے دن اٹھنے کی وجہ کا ثبوت ہے اور پھر جو کچھ انجیل میں لکھا ہے اس میں شک ہی نہیں ہے وہ تو راقم مضمون نے ہی پیش کیا ہے کہاں لکھا ہے کہ مسیح کے زخم اتنے گہرے تھے کہ ان میں ہاتھ پڑ سکتا تھا البتہ یہ بیان تو ہے کہ مسیح نے توما سے کہا کہ اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ لا کر میری پسلی میں ڈال۔ معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون نے لفظی خیال کیا کہ صرف پسلی میں ہاتھ ڈالنے سے ایک گہرا زخم تصور کر لیا ہے کہ حقیقت میں اس کے معنے یہ ہیں کہ توما مسیح کے ہاتھوں میں میخوں کے نشان دیکھے جو صلیب پر لگے تھے اور پسلی میں بھالے کا نشان دیکھے جو ایک سپاہی نے مارا تھا۔ اور یقین کرے کہ میں حقیقت میں جی اٹھا ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب توما نے اپنے ہاتھوں سے مسیح کے جسم پر نشان دیکھے تو فوراً مان گیا اور بولا "اے میرے خداوند، اے میرے خدا" یوحنا ۲۰-۲۸

پھر راقم مضمون لکھتا ہے کہ حضرت مسیح نے دو دفعہ کیساتھ گلیل کا سفر اختیار کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یروشلم سے بھاگ کر گلیل کو چلے گئے۔ بعینہ اسی طرح جس طرح کوئی بدقسمت انسان ایسے ہی حالات کے ماتحت چلا جاتا اگر آپ کا مقصد آسمان پر چڑھنے کا تھا۔ تو گلیل کا سفر بے معنے تھا۔

یہ دلیل بھی بالکل فضول ہے خداوند مسیح کا گلیل کی طرف جانا اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ وہ کسی خوف یا ڈر سے ادھر گئے۔ اگر یہی بات تھی تو وہ بغیر اپنے شاگردوں کو خبر کئے چلے جاتے۔ مگر ایسا نہیں وہ اپنے شاگردوں کو بھی گلیل ہی کی طرف جانے کے لئے حکم دیا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آسمان پر نہیں چڑھے۔ راقم مضمون نے یہ مطلب

نکالنے کے لئے انجیل مقدس کے ایک بیان کو پیش کر دیا۔ گو دوسرے بیان سے ویسا ہی وہ فرشتہ پہلو تہی اختیار کی چنانچہ کسی ایک میں یہ بات پائی جاتی ہے جہاں مسیح کا گلیل کی طرف جانے کا بیان ہے وہیں اُس کا آسمان پر صعود کرنے کا بھی ذکر ہے پس جب ایک بات کو مان لیا ہے تو کونسی منطق ہے کہ دوسری بات سے کیونکر جائے۔ راقم ۲۸-۱۶ و ۱۰ میں مرقس خداوند مسیح کا آسمان پر چڑھ جانے کا ذکر ہے پس گلیل کے سفر نے مسیح کے آسمان پر چڑھ جانے کے سفر کو رد نہیں کیا پس طرز راقم مضمون کی سینہ زوری ہے۔

پھر راقم مضمون تحریر کرتا ہے کہ آنحضرت مسیح کے جب آپ جیتے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ڈر تھا کہ یہودیوں کو اصل حال معلوم نہ ہو جائے مردوں میں سے جی اٹھے ہوئے مسیح کو اپنے آپ کو چھپانے کی بجائے کھلے طور پر یروشلم میں یہودیوں کو دکھانا چاہئے تھا۔

یہ دلیل بھی راقم مضمون کی احتیاج ثبوت ہے انجیل مقدس میں صاف اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ مسیح کے جی اٹھنے کی خبر یہودیوں کو ملی اور انہوں نے لوگوں کو بھی مال دے کر [illegible] اور نیز پہرے والوں نے بچشم خود دیکھے حالات چار شہر میں ان سے بیان کئے۔ پھر نہ معلوم راقم مضمون کیوں ایسی غلط باتوں کو تحریر کرتا ہے البتہ یہودیوں نے مسیح کے جی اٹھنے کی خبر کو چھپانے کی کوشش کی نہ کہ مسیح نے اپنے کو چھپانے کی کوشش کی یہ غلطی متعلق مسیح کی پاکیزہ زندگی پر حرف لانے کے لئے شروع کرنی شایان عقل نہیں۔ یہودی لوگ تو خود ہی ترساں تھے کہ اگر مسیح کے جی اٹھنے کی خبر زیادہ زور پکڑ گئی تو ہماری قومیت زیادہ خطرہ میں۔ اور سب یہودی لوگ مسیح کے پیرو ہو جائیں گے۔ یہ خود ان کی تدبیر تھی۔ تاہم بہت سے لوگ اس ہی خبر کو سنکر مسیح پر ایمان لائے اب میری خواہش ہے کہ راقم مضمون صاف دلی سے ان چند سطور پر غور سے نظر ڈالے اور اپنی غلطیوں کی جو کہ مسیح کے مصلوب ہونے کے بارے میں ہیں اصلاح کرے۔ خداوند مسیح کا مصلوب ہونا ہی ہمارے سب گناہوں کا کفارہ ہے۔ میری دعا ہے کہ ہر ایک ہندوستانی کلام کو سنتا ہے اور پڑھتا ہے مسیح پر ایمان لائے کہ جس کے کفارے سے ہم سب بچائے گئے اس کے نام کی تمجید ابد الآباد تک ہوتی رہے آمین۔

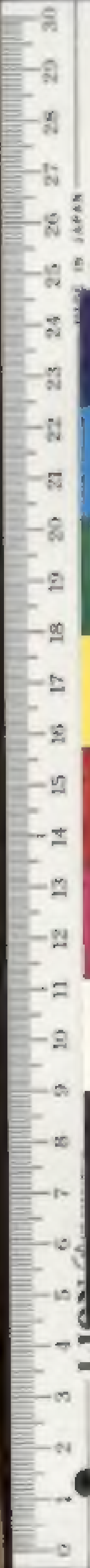
راقم جارج عثمان نائب لودیانوی

کلکتہ میں ہندوستان کے

مختلف مذہب کا جلسہ

بقیہ

انہوں نے اس امر پر اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی [illegible] دھرم شکتی اس کے پرکاش اور پرکاش سیتہ دھرم اور اس کی [illegible] اس کے ہر ایک سمبندھ میں پرکاش اور پرکاش کاری [illegible] موجودہ جیون سے آگے [illegible] کی اس تبدیلی کے جسے عام طور پر موت کے نام سے پکارا جاتا ہے کے بعد کی زندگی وغیرہ وغیرہ نہایت اور سب سے ضروری امر کے متعلق ہندی دھرم سنگ کو ایسے لاثانی دید شاستر میں تلقین کیا ہے کہ جس سے اشلوک اور [illegible] کے اصل مقصد اس کے حاصل کرنے کے طریق وغیرہ کے متعلق ان کی تسلیم کا پورا دیو سماج کے بنیادی اصولوں میں دیا گیا ہے کہ جو اس وقت پڑھ کر سنائے گئے اور اس کے بعد سری دیو گرو بھگوان کی خصوص دھرم شکتیوں کے ذریعہ [illegible] حیرت انگیز تبدیلیوں اور دھرم جگت کے [illegible] سب سے پہلی بار انہوں نے [illegible] کیساتھ آگئی سو ایک [illegible] کرنے کے [illegible] اور بقیہ کے سادھن پر بحث کئے میں [illegible] کا بیان کرکے بڑا بیان جس سنت کے [illegible] ختم کر دیا گیا یہ کل بیان کہ جس کا موٹا خلاصہ اوپر دیا گیا ہے ابھی انگریزی زبان میں پڑھا گیا۔ اس کے پڑھنے کے وقت شری دیو گرو بھگوان کی دھرم شکتی عجیب رعب سے کام کر رہی تھی پہلی تمہید کے بعد جب یہ بیان پڑھنا شروع ہوا تو سبھا کا رنگ بدلنے لگا۔ [illegible] جیسا کہ خاص [illegible] سے ایک نے بیان کیا حال کہ ہر ایک کونے میں سنائی دیتی تھی اور جوں جوں شری دیو گرو بھگوان کی [illegible] کا بیان کیا جاتا تھا۔ توں توں حاضرین کے دل جوش سے بھرتے جاتے تھے اور وہ بار بار اپنی خوشی کا اظہار تالیوں کے ذریعہ سے کرتے تھے یہاں تک کہ آخر میں جب مذکورہ بالا سادھن پر ثانی کا ذکر کرنے کے بعد مضمون کے پڑھنے والے نے یہ کہہ کر یہ بیان ختم کیا کہ یہی ست دھرم کی شکتی کہ جو نہ صرف انسانوں کا انسانوں کیساتھ [illegible] قائم کرتی ہے کہ جس پر آپ لوگ بجا طور سے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایسی [illegible] تعلیم پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ یہاں پر [illegible] ہیں ایسی [illegible] کہ [illegible] کرنے اور اس طور پر ایک کا [illegible] سے تعلیم اور عملی طور سے ان سادھن [illegible] ظاہر ہو گئی ہے کہ جس کا نمونہ آج تک اس سے پہلے دنیا نے نہیں دیکھا۔ تو حاضرین نے متواتر کتنی دیر تک چیئرز دیئے۔ اور [illegible] صاحب نے کھڑے ہو کر ظاہر کیا کہ حاضرین [illegible] یہ مضمون [illegible] کا سارا جواب دیا جائیگا۔ اور انہوں نے اور مہاراجہ بہادر نے اس مضمون کے لئے سماج کا اور سبھا کے برخاست ہونے پر کئی یورپین لیڈیاں اور یورپین صاحبان [illegible] کی طرف بڑھے اور اس کیساتھ ہاتھ ملا کر سے مبارکباد دی اور اس مضمون کی تعریف کی۔ کتنے ہی مسلمان عیسائی اور دیگر مذاہب کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے ڈیلیگیٹوں نے خوشی کا اظہار کرکے دیو سماج کا لٹریچر حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ [illegible]





بیچا خریداروں میں سے بیسیوں شخص ریلیہ ڈرکی کے گرد جمع ہو گئے۔ اور ان میں سے کئی اسکا ایڈریس پوچھنے کئی سماج کی دیو سماج کا پتہ دریافت کرنے اور کئی کتب وغیرہ کے لئے درخواست کرنے لگے بعض نے اس مضمون کی کاپی طلب کی۔ ایک روزانہ اخبار کے پڑھنے دیو سماج کا لٹریچر طلب کیا وہاں کے مشہور عالم سریندرناتھ بنرجی صاحب کے روزانہ انگریزی اخبار بنگالی نے میں بہت پر خیال مضمون ظاہر کیا گیا۔ اڈیٹر میں اس کے بیان کی بڑی تعریف کی گئی۔ بنگالی اخبار میں بسبات کا افسوس کیا گیا کہ یوں ایسا عمدہ مضمون دن کے اخیر پڑھا گیا کئی معزز صاحبان نے سبنے اس دیو سماج کے ڈیلیگیٹ کو مدعو کیا ایک معزز مہربان نے اسے کچھ دن اور کلکتہ میں ٹھہر کر لیکچر دینے کے لئے زور دیا اور اس کا چندہ وبست کرنا چاہا۔ کئی اخباروں نے اور دوستوں میں ملاقات چیت سے لاجپت اشیاء وغیرہ

اسی دن رات کے وقت مہاراجہ دربھنگہ صاحب کے عالی شان محل میں ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں چیدہ لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا کہ جس میں کانفرنس کو آئندہ مستقل طور پر قائم کرنے اور ہر سال ملک کے مختلف مقامات میں اس کے جلسے کرنے کی تجویزیں سوچی گئیں مدراس اور بمبئی کے بعض اصحاب نے اپنے اپنے ہاں اگلے سال کانفرنس کو مدعو کیا مگر دیو سماج کے ڈیلیگیٹ نے یہ رائے دی کہ فی الحال کانفرنس بہت ابتدائی حالت میں ہے بہتر ہے کہ اسے کم سے کم ایک سال اور کلکتہ میں رہنے دیا جاوے تاکہ اس کی بنیاد قائم ہو جاوے اور تب اسے بے شک مختلف صوبوں سے ڈیلیگیٹ بھی زیادہ تعداد میں آ دیں گے اس دفعہ بمبئی سے صرف ایک اور مدراس سے صرف دو صاحبان موجود تھے۔ اور پھر کسی اور حصے میں جلسہ کرنا بھی آسان ہوگا۔ اس رائے کو اکثر لوگوں نے پسند کیا اور فی الحال قرار پایا کہ ایک جنرل باڈی کانفرنس کمیٹی کا بنایا جاوے اور اس کے ماتحت میں اس کے قواعد مرتب کرنے اور حسب فرصت کسی اور مقام کا فیصلہ کرنے وغیرہ کا کام چھوڑ دیا جاوے۔ باقی آئندہ

"مسیح کا نمونہ روحوں کو اپنی طرف لانے میں"

سنا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ایک ہیرے کی کان اس طور سے دریافت ہوئی کہ کوئی مسافر ایک روز سفر کرتے ہوئے ایک وادی میں جا داخل ہوا اور ایک آدمی کے گھر کی طرف گیا۔ گھر کے دروازے پر ایک لڑکا پتھروں سے کھیل رہا تھا۔ ایک پتھر اس مسیح کے پاؤں پاس آن پڑا اس نے اس کو اس بچے کی طرف بطور ہنسی کے پھینکنا چاہا۔ لیکن جس وقت میں اس خیال کو کام میں لانے لگا تھا اسی وقت اس کی ایک خوشنما چمکتی ہوئی چیز نظر پڑی۔ اس پاس کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ وہ ہیرا تھا۔ بچہ جس کو عام پتھر شمار کر کے اپنے کھیل میں مشغول تھا اور جب تک وہ آدمی وہاں نہ پہنچا اس کی قدر معلوم نہ تھی جب ہم اپنے گرد یا میں منہ لال کے دیکھتے ہیں تو ہم پر ظاہر ہوتا ہے شمس کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ کہ روح کیسا قیمتی بیش بہا شئ ہوتا ہے اور جب مسیح آیا اس نے اس بیش قیمت ہیرے کو دریافت کیا۔ ایک کسی کی روح جو کسی کی کیچ اور غلاظت میں ڈوبی ہوئی ہے اور کیا فریسی معلم اس کو اپنی انگلی سے سہارا دینے پر راضی نہیں ہے۔ ایک ایسی روح جو کہ گناہ میں گری ہوئی ہے اور عالم بڑے افراد ہے۔ اسکو ایک قیمتی ستارہ شمار کر کے اپنے سے لگا کر دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ اس بچے میں روح ہے"۔

زمانہ گذشتہ میں بنی نوع انسان بڑی بڑی روحوں کا خیال کرتے تھے۔ مثلاً سقراط، افلاطون دیگر گر ذات اور چھوٹے موٹے بندگان خدا کا خیال ان کے پاس تک بھی نہیں پہنچ سکتا تھا لیکن مسیح نے اگر ہم کو یہ تعلیم دی کہ ہر ایک کی روح نہ صرف بچے اور عورت کی جگہ ہر ایک محصول لینے والے اور گنہگار کو بھی اپنے مد نظر رکھنے چاہئے۔ یہی تعلیم اس کی لاثانی اور غیر فانی بنیاد ہے۔ آدم کے ہر فرزند میں اس زندہ اور پر معرفت حقیقت نے اس گوہر لاثانی کو پایا۔ ایک تلاش کے جوہر سے اس طرح کہ اس کی آنکھوں سے۔ یہ روپوش نہ کر سکے اور نہ ہی دنیا کی کا سیاہ پردہ یا وہ کالا سا جرم اسکو ان حضرت کی نظروں سے غائب کر سکے۔ درحقیقت یہ امر قابل تسلیم ہو کہ جہالت اور شرارت کی کیچ میں غرق ہو کر بہا ہو گئے تھے گر غور طلب بات یہ ہے کہ اس نے عدم موجودگی کی وجہ سے وہ اس کی نظروں میں اور بھی زیادہ عزیز اور مرغوب ہو گئے۔ اور نہ ہی صرف یہ بلکہ اس کو اور بھی زیادہ تحریک ہوگئی کہ وہ اسکو نکال کر اپنی جگہ پر بحال کرے جہاں پر وہ درخشاں مثل درخشاں ہووے۔

روح کے اس نمونہ اس میں بھی رواج ہے۔ کیونکہ بے شک یہ تسلیم کے لائق ہے کہ ایک روح جو کسی جرم کسی بھاری جرم کے قیدخانہ میں گلا میں پکڑ رہا ہے یا بھالتی کی جو رات ان شاگرد جن لوگوں کے دلوں کو خوشی سے مالامال کر رہی تھی وہ کیسکو کے سونے یا کروڑ سے زیادہ قیمتی ہے۔ عوام الناس کے نتیجے اگر وہ صاف اظہار کریں۔ یہ دعوٰی واہیات اور بے معنے ہے۔ مگر یہ دعوٰی اس شخص نے کیا تھا۔ جو جبکہ ان عالم سفلی میں زمان اور مکان کی قید میں تھا اسی وقت عالم علوی اور ابدیت میں سکونت پذیر تھا۔ اور اسی وجہ سے زمانہ مستقبل کے انجام تک نظر دوڑا سکتا تھا کہ جو روح کیا کچھ بن سکتی ہے۔ کس اعلیٰ اور شان دار حالت تک ترقی کر سکتی ہے اور کس ذلت اور بربادی کی گہرائی تک تنزل کر سکتی ہے۔

یہ روح کا ایک عجیب و غریب مشغلہ ہے اس کے مردوں کے بچانے کے کام کی کتنی طلب ہے۔ اسی ہی ذہن اور دل کے روشن کرنے والا اعتقاد ہر جو بہ نسبت کے ورد روح شخص کا خاصہ ہے کوئی ایسا شخص اس سے کے کسی کام پر متعین ہونے کے لائق نہیں جو روح کو مال و دولت یا جسمانی قوت یا کامیابی یا کسی زمینی چیز سے بڑھ کر نہیں سمجھتا اور جس کے نزدیک ایک روح کا بچانا تمام اعلیٰ درجے کی شہرت یا ناموری سے کہیں بڑھ کر نہیں۔

ان کے علاوہ دوا اور دعا بھی ہے جو شفا کا ذریعہ ہوتی ہے وہ کبھی لاہوت کا یقین ہے مخلص روح کو اس بات سے دل آگاہی ہوتی چاہئے کہ وہ خدا کا کام کرتا ہے اور کہ خدا کا پیغام ہے جو وہ لوگوں تک پہونچا رہا ہے۔ اس خیال کے جواب میں کہ دنیا کو جو سرے سے بگڑی ہوئی ہے کیا ہم ہی سلجھانے کو پیدا ہوئے ہیں ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ روحیں اس نے ہمارے سپرد کی ہیں اور اپنے تخت عدالت پر بیٹھ کر وہ ہم سب سے یہ پوچھیگا کہ اے میاں تیرا بھائی کہاں ہے تمام انبیا و رسل نے اسی قوت سے شرکت پائی اور اسی کے ذریعے سے انہوں نے کمزوری میں طاقت پاکر دنیا کی مخالفت میں کمر باندھ کر ہاتھوں میں روح کی تلوار پکڑ کر اور صبح کو ڈھال بنا کر لوگوں کو فتح کرنا شروع کیا۔

کسوٹی ہوئی روح کے بچانے کے لئے بڑی عقلمندی اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ کوئی آدمی دوسری روح کو موہ نہیں سکتا جب تک کہ وہ انسانی طریق سے اچھی طرح پر واقف نہ ہو دے۔

باقی آئندہ

جنگلور کی بیبل سوسائیٹی نے ایک جلسہ کیا جس میں بتایا کہ بائبل کے مختلف حصوں کی کتابیں ایک ہزار بولیوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔

ایک نظر ادھر بھی

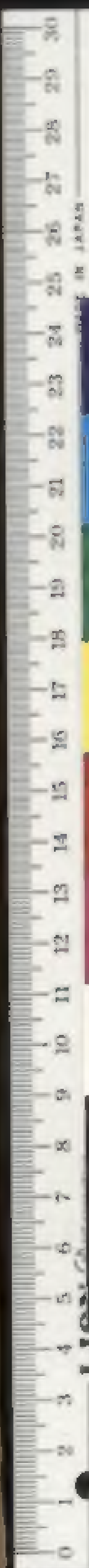
ناظرین کی آنکھوں سے وہبراودن کرسچن گرلس سکول کی جوبلی کا اشتہار گذرا ہوگا وہ پچاس سالہ جوبلی مورخہ ۵ و ۶ و ۷ جون ماہ حال کے ایام میں ہو چکی یہ ایک وقت تھا وہبراودن کرسچن گرلس ہائی سکول کے سر پر خواتین یورپ و ہند کی طرف سے صدہا شکر گذاریوں اور تحسینوں اور آفرینوں اور دعاؤں اور سکول کی عمر درازی کی التماسوں سے آراستہ کیا ہوا تاج اس کے سر پر رکھا گیا۔ کوئی شبہ نہیں کہ سکول مذکور میں آج کل بڑے جاہ و جلال کے ایام گذر رہے

پرانے طلبا اور استادوں میں سے ایم۔ اے بی۔ اے اور انٹرنس پاس شدہ خواتین حاضر تھیں اور بعض اے پاس طلبا غیر حاضر تھے۔ مگر بہت سی کے خطوط میں وہ بھی موجود تھے اور یہ تمام استاد اور پرانے طلبا گرلس سکول میں مقیم تھے جن کے رہنے وغیرہ کا انتظام گرلس سکول کی پرنسپل صاحبہ نے کیا تھا۔ تمام مہمانوں اور ان مہمان نوازوں میں محبت اور خوشی اور پاکیزگی اور متانت خود بخود بول رہی تھی۔ اور مستورات کی تعلیم کی خوبی اور مشنوں کی محنت پر شاہد ہو جاتی تھی وہ جو ملک ہند میں مستورات کی تعلیم کے مخالف ہیں اگر ان میں سے وہبراودن گرلس سکول کی جوبلی کے جلسوں میں آکر شریک ہو سکتے تو میں یقین کرتا کہ وہ سب کے سب مستورات کی تعلیم کے دل سے طرفدار ہو جاتے اور ان کی تعلیم پر سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہو کر وہاں سے نکلتے۔ اور وہ لوگ جو مشنری خدمات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اگر ان ایام میں آکر مشنری خدمات کے نتائج کو ملک ہند کی بیٹیوں کی زندگی میں ملاحظہ کریں تو میں یقین کرتا ہوں کہ ان کا پیشتر کے نئے مشنوں کی مخالفت میں منہ بند ہو جاتا۔ اور اپنے اپنے گھر کو مشنری خدمات کے لئے کھول دیتے اور یہ سبق بھی سیکھ جاتے کہ ہند کی بہتی سدھارنے کے لئے ہند کی بیٹیوں کی تعلیم ہی اعلیٰ وسیلہ ہے پر افسوس ہے کہ ایسے لوگ وہاں پر موجود نہ تھے۔

سکول مذکور کے جلسوں میں تعلیم یافتہ ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں اور بچوں کی روحیں دکھائی دیتی تھیں اور ان کی خصلتوں کی محبت پاکیزگی وغیرہ۔ اور صاف کے نظارے دکھائی دیتے تھے۔ اور ان کی ہمت اور بہادری اور صبر اور برداشت کے نمونے عیاں تھے اور ان کی خدمات۔ عزت و توقیر سے بر نظر آتی تھیں غرضیکہ سکول مذکور نے اپنی پچاس سالہ زندگی کی یادگار کے موقع پر ہند کی ایسی بیٹیاں ہند کو دکھا دیں۔ جو اعلیٰ سکولوں کی پرنسپل۔ ڈاکٹر۔ انسپکٹرس۔ استاد اور دیگر اعلیٰ فرائض کو انجام دے چکی ہیں اور دے رہی ہیں اور وہ عصمت و پاکیزگی اور محبت و ہمدردی اور تمام نیکوکاری میں سبقت لے گئی ہیں۔

جو کام خاص ان خواتین ہند نے وہبراودن سکول کی یادگاری کے موقع پر اپنے ذمے لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تمام پرانے طلبا اور استاد اس مقصد کے لئے چندہ جمع کریں کہ اسکول مذکور میں ایک میموریل ہال تعمیر کیا جائے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ہند کی بیٹیوں کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے ہماری دعا ہے کہ اس سکول کو جیسے کہ جیسا کہ خدا نے ملک ہند میں جلال دیا ہے اس سے ہزار چند زیادہ آگے کو بھی جلال بخشے آمین۔

آخر میں ایک بات کا اور ذکر کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سکول مذکور کی پرانی استادوں میں سے ایک استانی کے شوہر نے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ کا دینی



عطیہ سکول کو اس غرض سے دیا ہے کہ سکول کی [illegible] لڑکیوں کو معاوضہ دیا جایا کرے۔ عطیہ ضمانت اعلیٰ [illegible] ان سب کے لئے ہے جو لڑکیوں کی تعلیم کے دوست ہیں اگر اہل توفیق اپنی اپنی توفیق کے موافق اسی طرح کچھ کچھ سالانہ روپیہ وقف کر دیا کریں تو کیسی مستحق خوبی کا کام ہوگا؟

آخر میں ہم مہاراجن کی بیبی صاحبہ کے لئے خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اُس کو اپنی خدمت میں آگے ایسے طور سے استعمال فرماتا رہے کہ جیسا طور سے اُسے آج تک استعمال فرمایا ہے۔ وہ اُسے حکمت و دانش اور ہمت و تندرستی عطا فرماتا رہے تاکہ اُس کے وسیلے سے ہندی لڑکیوں میں خدا جلال پاوے۔ آمین۔ [illegible]

عیسائی جلسہ

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہو کہ ایک خاکروب بنام بریام سنگھ ساکن بہوا سمرالہ نے مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو معہ اپنے خاندان کے بپتسمہ پایا۔ بپتسمہ کے بعد اس نے عرض کی کہ میں اپنے مکان پر ایک عیسائی جلسہ کرنا چاہتا ہوں اور جلسہ کا تمام خرچ اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ یہاں لوگ صرف تکلیف اٹھا کر میرے مکان پر [illegible] منظور فرمائیں۔ اور میری خوشی میں شامل ہوں جو میں نے خداوند یسوع مسیح میں اپنے گناہوں کی معافی کی نسبت حاصل کی ہے۔ لہٰذا اس کی خوشی پوری کرنے کے لئے یہ صورت منظور کی گئی اور ۳ جون ۱۹۰۶ء جلسہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔

تاریخ مقررہ پر کھنہ، سمرالہ، بسی، رام پور، اور چپل سے مشن کے ملازم اور بہت سے عیسائی لوگ جلسہ میں آکر شریک ہوئے۔ دوگانے بجانے سے جلسہ کو خوب رونق دی۔ ۳ جون کے روز دو دفعہ عبادت ہوئی اور ایک عورت اور ایک لڑکی کو بپتسمہ دیا گیا چونکہ اس گاؤں میں یہ جلسہ نئی قسم کا تھا۔ اس لئے گاؤں کے لوگ و عورتیں [illegible] پر چڑھ کر اور دروازوں پر کھڑی ہو کر یسوع مسیح کی تعریف کے گیت [illegible] سن رہے تھے۔ کوئی کسی قسم کا شور و غل نہ ہوتا تھا۔ بھائی بریام سنگھ نے مہمانوں کی پلاؤ اور شربت کھلانے پلانے سے خوب خاطر تواضع کی۔ اس موقعہ پر یاد آتا تھا کہ بریام سنگھ کی حال مثل [illegible] تھا جو تھواتیرہ شہر کی [illegible] تھا جس نے پولوس کو کہا کہ اگر تمہیں یقین ہے کہ میں خداوند پر ایمان لائی تو چل کے میرے گھر میں رہو۔ غرض اس جلسہ سے اس گاؤں میں اور اس علاقہ میں خداوند کا جلال خوب ظاہر ہوا۔ الراقم پادری جانی رام از سمرالہ

مختصر کیفیت پرسبیٹیرین کلیسیا
برٹش گیانا

مقام پورٹ مورنٹ میں ایک شخص جس کا نام [illegible] اپنے ہندو مذہب میں نہایت پکا تھا۔ گو کہ اس ملک میں ہندوستان کے موافق مذہب کا برتاؤ نہیں ہو سکتا کیونکہ [illegible] چیزوں [illegible] کے ہاتھ سے پانی پیتے بلکہ ہندو ان کو اپنے گھروں میں لے گئے ہیں اور ان سے اولاد بھی پیدا ہوتی ہیں تو بھی اپنے باپ دادوں کی ریتوں پر بہت مضبوط تھا۔ یہ شخص بہت سے عیسائیوں کو ستاتا تھا۔ جہاں کہیں کسی پادری کو منادی کرتے پاتا فوراً مباحثہ کرنے کو تیار ہو سوال کے جواب دینے پر جب دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا تو نہایت شور و غل کرتا اور گالی بکتا۔ [illegible] کفر زبان سے نکالتا۔ آخرکار [illegible] ہندوستان سے عیسائی مت کی [illegible] منگوایا کہ جس سے عیسائی مذہب کو رد کرے [illegible] عیسائی مت [illegible] ہونے سے عیسائیوں کو شکست [illegible] کر مباحثہ کرنے کو تیار [illegible] کلمہ کفر زبان پر لاتا تھا۔ لیکن ہزاروں ہزار شکر ہے خداوند کریم کا جس نے [illegible] کو اس کے دل میں ڈال دیا کہ تمام گرجا سکوت [illegible] ہو ایک روز [illegible] اس کے چہرے سے حیرانی و پریشانی کے آثار ظاہر [illegible] تھے اور خاموش [illegible] سے کوشش کی [illegible] آج کیوں عیسائیوں کو جواب نہیں دیتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ [illegible] سے میں عیسائیوں [illegible] اب تم لوگ [illegible] میں تو عیسائی ہونگا سب دوست آشنا [illegible] کہ [illegible] عیسائی ہوگا [illegible] اگر [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] کوئی شخص ہندو مذہب کو [illegible] تو میں اس کے [illegible] ہونگا۔ تمام [illegible] گیا [illegible] اور سب خاموش [illegible] دوسرا [illegible] عیسائی مذہب ۲۸ اپریل کو قبول کروں گا۔ [illegible] کثرت سے جمع ہوئے یہاں تک کہ گرجا میں جگہ باقی نہ رہی ایک دوسرے پر گرے پڑتے [illegible] لوگوں کا ہجوم [illegible] کے دل میں یہ شک تھا کہ بپتسمہ کے پانی میں [illegible] ڈالا جاتا ہے۔ پادری جے [illegible] صاحب نے ایک ہندو [illegible] سے پانی منگوایا اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ تو صاف پانی ہے۔ ہم نے اس پانی میں کچھ نہیں ڈالا۔

مجلس [illegible] صاحب [illegible] صاحب مذکور نے [illegible] کو بپتسمہ دیا بعد دعا کے [illegible] برخاست ہوا [illegible] لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے لیکن عیسائی [illegible] یسوع مسیح کی [illegible]

الراقم بندہ ولیم [illegible]

انتخاب الاخبار

مسیحی کامیاب طلبا

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان کا نتیجہ شایع ہوا ہے مسٹر گلمین پنجاب یونیورسٹی اور مسٹر جان پرانس اور مسٹر سموئل ولکس بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں ہم ان صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں کاش کہ یہ لایق و فایق صاحبان اپنی زندگیوں کو خداوند کی خدمت کے لئے مخصوص کریں تاکہ ملک ہندوستان کو مسیح کے لئے فتح کرنے کا نمونہ قائم کریں۔

بیکاروں کی فہرست

اہمدم آگرہ لکھنؤ کے ایک نامہ نگار بیکاروں کی فہرست کے عنوان سے ذیل کی نصیحت آمیز باتیں لکھتے ہیں

۱۔ وہ مذہب جس میں پاکیزگی اور راستی نہ ہو بیکار ہے۔
۲۔ وہ دل جس میں محبت الٰہی اور نور الٰہی نہ ہو بیکار ہے
۳۔ وہ آنکھ جس میں شرم و حیا اور مروت نہ ہو بیکار ہے
۴۔ وہ گھر جس میں عبادت الٰہی نہ ہو بیکار ہے۔
۵۔ وہ زبان جو قابو میں نہ ہو بیکار ہے۔
۶۔ وہ دولت جو خدا کے کام میں نہ لگائی جاوے بیکار ہے
۷۔ علم بغیر عمل کے بیکار ہے۔
۸۔ ایمان بے اعمال بیکار ہے
۹۔ وعظ بے عمل اور بے اعمال بیکار ہے۔
۱۰۔ وہ کتاب جس سے معرفت الٰہی اور محبت الٰہی اور خوف الٰہی اور جلال الٰہی اور بزرگی الٰہی ظاہر نہ ہو بیکار ہے۔



بھئی کیا خوب شہید بنایا

اخبار ہمدم آگرہ رپورٹ لاہور سے اخبار مورخہ ۲۴ مارچ میں پتا چلتا ہے کہ گوجرانوالہ کے ایک شہید کے پھانسی پانے کی اطلاع دیتا ہے شہید صاحب نے تین مسلمانوں کو اس وجہ سے قتل کیا تھا کہ انہوں نے ایک ہندو کو اپنا ہم مذہب بنا لیا تھا اس پر شہید صاحب بہمن سنگھ کو ایسا جوش آیا کہ ان کا کام تمام کر دیا اور بعد عدالت کے ہاتھوں پھانسی کی سزا پائی۔ ٹریبیون لکھتا ہے کہ اس شہید کو آخری الوداع کہنے کے لئے ہزارہا آدمی جیل خانہ کے باہر موجود تھے۔

ہمارے خیال میں یہ شہید صاحب کسی بات کے لئے نہ شہید کہلانے کے مستحق ہوں تو ہوں لیکن اس تہذیب و ترقی اور مذہبی رواداری کے زمانہ میں ان کے جاہلانہ جوش کو شہادت کا نام دینا عقلمندی سے بعید ہے ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنے مذہب کی تلقین کرے اور ان کو اپنا ہم خیال بنائے ایسے معاملات میں دیکھ کر اپنے آپ سے باہر ہو کر قتل جیسے گناہ عظیم کا مرتکب ہونا عقل و حالت سے بعید ہے۔ کیا ہمارے یہ سکھ بھائی یہ نہیں چاہتے کہ ہم مسلمانوں کو یہ بتائیں کہ ان کے میعار کے بدولت جاہل مسلمان ایسے فعل ہائے کا مرتکب ہو کر اپنے آپ شہید سمجھنے لگیں۔ اگر ایسے سرگروہ رہنما معترز جلسہ آرا گرانٹ خوشی سے رخصت کرتے رہیگا۔

ہر چہ برما ہو بپسندی بدیگراں مپسند۔

کا مذہبی اصول ہمارے سینہ میں مد نظر رکھنا چاہئے۔ (اہلحدیث)

قیدیوں کو وعظ

ابرہمانند جیلخانہ میں قیدیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور ایک معقول تنخواہ دی جاتی ہے۔ وہ ہر ہفتہ جیل خانہ کے اندر جا کر وعظ کہتا ہے۔ کمشنر صاحب نے ان کی تجاویز کی نسبت اس تدبیر کے مفید ہونے میں

صاحب نے بیان کیا کہ اس میں غیر معمولی کچھ نہیں کچھ عرصہ کے بعد اس تدبیر سے نتیجہ پیدا ہوگا۔

مال گاڑی غرق

ایسٹ انڈین ریلوے کی ایک مال گاڑی کی ایک ساٹھ بیگ سواری گذشتہ روز ۹ بجے بمقام اسٹیشن ہاتھ بیل کے پل سے گذرتی تھی کہ ہیں وسط میں پل ٹوٹ جانے سے سامان و ریل میں ڈوب کر غرق ہوگئی۔ اس وقت دریا طغیانی سے موجزن تھا۔ علاوہ انجن اور فرشے کے قریب ۲۰ گاڑیاں مال سے لدی تھیں اور اس ٹرین پر قریب ۲۰ آدمی سوار تھے وہ بھی ضایع ہوگئے نقصان کا اندازہ کرنا مشکل ہے سستہ دو وقت کچھ نہیں ہے بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پل کثرت بارش سے خستہ ہو گیا تھا ٹرین مذکور کا انجن اور ۹ مال گاڑیاں دریا میں غرق ہوگئیں اور تین گاڑیاں ایک دوسرے پر چڑھ گئیں اور چور چور ہوگئیں۔ اگر بجائے مال کے مسافر گاڑی ہوتی تو جیسا کہ جانوں کا عظیم نقصان ہوتا۔ توبہ ہے!

ایک کشتی میں ولائیت کا سفر

بمبئی کی بابت گلسپیکو کے ایک مسٹر ڈی۔ بی۔ او۔ سکاؤول صاحب نے وہ ظاہر کیا کہ میں بیسیوں کشتیوں کے شوقین کو منع کرتے ہیں۔ آپ اپنی سیلانی کشتی میں سوار ہو کر بمبئی سے ولائیت گئے۔ یہ دخانی کشتی ہے قسم سکونر بہت ہی چھوٹی سی کشتی تھی۔ مسٹر سکاؤول کے دو دوست بھی آپ کے ساتھ تھے اور ایک ملاح بطور ملکر کے تھے ہندوستان سے ولائیت کا بحری فاصلہ بہت عظیم ہے کسی کو باور نہیں تھا کہ مسٹر سکاؤول اپنی کشتی کو سمندر میں چھوڑ کر آتا پڑا سفر طے کرینگے لیکن آپ کی اولوالعزمی کو کیا کہئے کہ ڈاک کے جہاز

کی سی بانا صدہ تیز رفتار سے آپ نے یہ عظیم فاصلہ کامیابی سے طے کیا ہے۔

ہندی کونسلوں کا قانون | کونسلوں کا مسودۂ قانون

خدا خدا کرکے پاس کیا گیا۔ ہوس آف لارڈز کو بھی آخر کار اپنی مخالفت واپس لینی پڑی حضور شاہ قیصری منظوری کے بعد فوراً عمل کیا جاویگا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ بنگال کو گورنر کی کونسل دیجاوے گی۔ لیکن تقسیم بنگالہ کی واپسی قطعی ناممکن۔ لارڈ منٹو صاحب نے بہت زور لگایا کہ تقسیم واپس لی جائے لیکن وزیر ہند بہادر نے نہیں مانا صوبجات متحدہ اور پنجاب وغیرہ کو گورنر کونسل اسی حالت میں ملیگی کہ ہوس آف لارڈز کی منظوری لی جاوے۔

جیل میں قتل | اجمیر کے جیل خانے میں دو قیدیوں کی باہمی لڑائی ہوئی

پہلے گالی گلوچ سے کام لیتے رہے پھر ہاتھا پائی پر نوبت آئی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک قیدی نے دوسرے کو مار ڈالا سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر نے رپورٹ ہونے پر اس کو دوبارہ قید مزید تین سال کا حکم دیا۔ چونکہ موت اتفاقیہ تھی اس لئے مارنے والا پھانسی کا سزاوار نہیں ہوا۔ اگر جیل میں رہ کر قیدی لوگ ایسے آزاد ہیں کہ ایک دوسرے کا خون کریں تو آزاد ہوکر کیا کچھ نہ کریں گے۔

ایک نرالی شادی | حیدرآباد دکن میں ایک نرالی شادی ہونیوالی

ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ حیدرآباد دکن کے وزیر اعظم ایک ہندو مہاراجہ کشن پرشاد ہیں۔ ریاست کے رواج کے بموجب انہیں ایک مسلمان استری بھی رکھنی پڑتی ہے چنانچہ ان کی دو استریاں ہیں ایک ہندو اور ایک مسلمان۔ ہندو استری کی اولاد کی شادی ہندوؤں میں اور مسلمان استری کی شادی مسلمانوں کے ہاں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وزارت کا حق ہندو عورت کے لڑکے کا ہوگا۔ مہاراجہ کشن پرشاد کی ایک لڑکی محبوب النساء بیگم نامی ہے۔ اس کی شادی نواب خورشید علی سے جو حیدرآباد کے ایک بھائی متعلقہ کے لڑکے ہیں ہونے والی ہے حضور نظام نے بھی اس رشتہ کو پسند فرمایا ہے۔ ایک بنگالی اخبار نے اس شادی کو ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔

نور افشاں۔ ہو شاہوں یا امیروں کا ایسے کاموں کو اختیار کرنا جو مذہب اور اخلاق کے برعکس ہیں ایسی ہی خرابیوں کا اثر ہوتا ہے۔ جبکہ اثر عوام پر بھی بہت بُرا ہوتا ہے اور ان کے اپنے حق میں بھی کچھ آرام کا سبب نہیں ٹھہرتا۔

پنجاب کے جوڈیشل انتظام کی اصلاح | پنجاب کی پراونشل سروس میں جوڈیشل اور اگزیکٹو کے محکمے

بالکل علیحدہ کئے گئے ہیں جوڈیشل کی شاخ میں ۲۴ عہدے ڈسٹرکٹ ججان قرار پائے ہیں اگزیکٹو سے بے واسطہ ہونگے اُن کی تنخواہوں کے درجے ۱۰۰۰، ۸۰۰، ۷۰۰، ۶۰۰، ۵۰۰، ۴۰۰ تک مقرر کئے گئے ہیں منصفوں کے درجوں کی بھی اصلاح کی گئی۔ کمترین تنخواہ بجائے ڈیڑھ سو کے پورے دو سو ہوگی۔ ۱۴ کی تنخواہ ڈھائی سو ہوگی ۲۱ کی ۳۰۰ اور ۱۰ منصفوں کی تنخواہ ایک سو پچیس روپیہ ہوگی۔

نمائش صنعت و حرفت لاہور کا چندہ | لاہور میں نمائش صنعت و حرفت کی تیاریاں جاری

ہیں اس کے سرمایہ کے لئے لالہ رام سرن داس صاحب جنرل سکرٹری نے ہزار روپیہ دیا۔ رائے صاحب لالہ موہن لال صاحب نے آنریری مجسٹریٹ ورکس نے اور شیخ رحیم بخش صاحب نے ایک ایک ہزار روپیہ دیا۔ نصف درجن چندے پانسو کے ہیں چار سو تین سو دو سو اور ایک ایک سو بھی ہیں جنہوں نے دیا ہے جن میں ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان شامل ہیں ڈپٹی کمشنر بہادر نے بھی ۱۰۰۰ روپیہ دیا اور امید ہے کہ ملی امداد خاطر خواہ ہوگی۔

تندرستی کے سادے اور سلیس قاعدے | ولایت کے اخبار ہیرلڈ آف ہیلتھ نے ذیل کے بڑے

سیدھے سادے قاعدے لکھے ہیں جو ناظرین کے لئے بھی فائدہ مند ہونگے یہ تندرستی کے قائم رکھنے کے قاعدے ہیں اگر انسان اس کا کاربند ہو تو یقیناً بہت آفتوں سے بچا رہے (۱) کبھی فکر نہ کرو (۲) کبھی جلد بازی نہ کرو (۳) کبھی زیادہ نہ کھاؤ (۴) کبھی بھوکے نہ رہو (۵) دن رات کھلی ہوا میں رہو (۶) خوب نیند بھرکر سو اور پورا آرام کرو (۷) بتی طاقت جتنی ہو پیدا کرتے رہو خوب چست کرو (۸) خوش رہو (۹) آدمی کی قوت کے مطابق کام کرو حد سے زیادہ کام مت کرو (۱۰) جوش اور جذبے سے بچو (۱۱) صحت والے لوگوں کا سا مشغلہ رہو جس طرح بیماری لگ جاتی ہے اسی طرح سے تندرستی بھی لگتی ہے (۱۲) تمام دنیا کو اپنے کاندھے پر مت اٹھاؤ (۱۳) اپنی خدا پر بھروسہ رکھو (۱۴) کبھی مایوس مت ہو

آمید کا ٹوٹنا ایک بڑی بیماری ہے۔"

گل دستۂ اخبار

مسز رسل سیج جو ایک عیسائی خاتون ہے اُس نے حال ہی میں مختلف نیک کاموں کو ۰ ملین ڈالر دان دیئے ہیں جن میں سے ۰۰۰،۰۰ ڈالر اُس نے امریکن بائبل سوسائٹی کو اور [illegible] ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشنوں کو دان دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ سیریا پروٹسٹنٹ کالج بیروت کو ۰۰۰،۰۰ ڈالر دیئے ہیں۔

چین میں مختلف شہروں اور قصبوں میں عیسائی یتیم [illegible] تعلیم و پرورش پا رہے ہیں۔ اور [illegible] لکھتا ہے کہ یہ بچے بہت جلد مشنری بن کر ہمارے ہاتھ بٹائیں گے۔ چنانچہ ملک میں [illegible] یتیم عیسائیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ہنگ چاؤ میں ایک سو [illegible] میں ایک سو [illegible] میں ایک سو پچاس [illegible] میں ایک سو اور [illegible] میں [illegible] مختلف ملکوں میں [illegible] سے کچھ زیادہ یتیم ہیں ہر ایک یتیم کا سالانہ بیس ڈالر خرچ آتا ہے۔

گزشتہ چند [illegible] سان فرانسسکو سے سو عیسائی مشنری چین جاپان اور کوریا کے واسطے گئے ان میں سے ایک مشنری ۹۰ سال کی عمر کا ہے اور پچاس برس چین میں بہت کام کر چکا ہے ان مشنریوں میں دو [illegible] ڈاکٹر [illegible] سروس کے لئے [illegible] ملک میں جاتی ہیں اور ساتھ ہی عیسائی مشن کا پرچار کریں گی

ملک روس میں سن [illegible] ۹۰ سال ہے۔

ملک جاپان کے ہر گلی کوچہ میں تندور لگے ہوئے ہیں جہاں کہ عورتیں تھوڑا سا دام دے کر اپنا کھانا پکا سکتی ہیں۔

اہل جاپان کے تعلیم کے تین طریقے ہیں۔ ایک اعلیٰ لوگوں کے لئے ایک ہم قدر لوگوں کے لئے اور ایک ادنیٰ لوگوں کے لئے۔

کہتے ہیں کہ اگرچہ ہاتھی جسیم اور بھدا جانور ہے مگر جب غصے میں آ جاتا یا ڈر جاتا ہے تو ایک گھنٹہ میں ۱۵ میل کی رفتار میں دوڑ سکتا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اس رفتار کو دو پہر تک [illegible] قائم رکھ سکتا ہے۔

بادل اگرچہ ہم کو ساکن معلوم ہوتے ہیں پر ان کی رفتار [illegible] سے ۸۰ میل تک فی گھنٹہ بتائی گئی ہے۔

ملک چین میں بنکوں کا دیوالہ کبھی نہیں نکلتا جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بنک دیوالہ نکالے تو اس کے تمام کارکنوں کو مع کل سامان کے ایک دم برباد کیا جاتا ہے۔ کل اسباب کا ڈھیر کر کے بنک کے منیجر اور کلرک وغیرہ سب کی گردنیں قلم کر کے ڈھیر پر [illegible] جاتے ہیں اس لئے [illegible] برس سے وہاں کوئی دیوالہ نہیں نکلا۔

ضرورت

ہمیں ایک کرسچین کمپوڈر شادی شدہ کی ضرورت ہے جس کی بیوی بھی اس کام سے پوری پوری واقفیت رکھتی ہو اور دائی کا کام بھی جانتی ہو۔ یک کلام سے پوری واقفیت اور نیک چلن ہوں۔ حلیم مزاج اور ہمدرد۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ شروع میں کام پر ترقی بھی ملے گی۔ سب درخواستیں سپرنٹنڈنٹ کرسچن شفاخانہ راولپنڈی کے نام پر آنی چاہئیں

۲ ضرورت ۲

ایک [illegible] بائبل وومن کی ضلع میں کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ سند پتہ ذیل پر بھیجنی چاہئیں

ایس۔ اے۔ ایم۔ [illegible] جگراؤں پنجاب

۲ ضرورت ۲

ایس پی جی مشن [illegible] اسکول [illegible] کے لئے [illegible] سے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی جو چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو ضرورت ہے [illegible] انٹرنس پاس اور تجربہ کار ہو تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار سے [illegible] روپیہ ماہوار تک دی جائے گی اور مکان رہائش مفت ملیگا درخواست معہ نقول اسناد بنام پادری اے [illegible] صاحب ایس پی جی مشن [illegible] آنی چاہئیں

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی اے یا ایم اے [illegible] پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں [illegible] سے [illegible] ماہوار درخواستیں معہ اسناد ایڈیٹر نور افشاں کے نام آنی چاہئیں۔

امبرائیڈری مشین

آپ نے [illegible] کی [illegible] بیل بوٹے نکالے ہوئے [illegible] کرسیوں کی گدیوں [illegible] مشین کا کام ہے [illegible] ایک اعلیٰ ذریعہ ہے [illegible] فائدہ اور تفریح کی [illegible] تجارت کی [illegible] مشین [illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] فائدہ ہو سکتے ہیں [illegible] ساتھ [illegible] ہدایات [illegible] مشین [illegible] منگواو اس [illegible] کمپنی [illegible] ریلوے روڈ لاہور

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف مہم خرچ بابات ہی کیا ہو۔ دیکھو گری کا انجام تو اور ساتھ ہی جگہ بجگہ بیٹھے ہونا بھی نا ممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک سستی ترقی کا [illegible] ... کھتے ہیں ڈاکٹر ... کے جن کا تیار کردہ اصل عرق کافور [illegible] برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں ... ہیضہ کا [illegible] جب ... ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی ... ہیضے میں بلکہ [illegible] ... کے موجود ہیں ... [illegible] ... لاقیمت چلا جاتا ہے ... [illegible] ... کا نام ... صاف ... پتہ تمام ... ضلع لکھئے گا۔ [illegible]

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی ... سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس ہوئے اس فنڈ نے ... ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبروں نے صرف ... روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً ... روپے سود سے اس فنڈ میں آئے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ... ہزار روپیہ موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے مفصل ... پراسپکٹس (اردو و انگریزی) میں ... ایم۔ اے ... لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ مصور ... سنڈے سکول ... محصول ... ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کلیسیاؤں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر ... [illegible]

سٹینڈرڈ ... تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر ... کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ [illegible]

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ ... سے بیرون ... [illegible]

ہندوستان پنجاب [illegible]

فرنگ سے [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا [illegible]	[illegible]	[illegible]	ے
چوتھائی کالم	[illegible]	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	صہ

ایک دفعہ کے مشتہر ... سطر ... بعد کے لئے ... فی سطر ... سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ [illegible]

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن مسیحی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح ... ماہوار ... فیس جماعت فی ماہ ...

گو وہ طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں ...

... کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ... کو ... دیگر سامان مثل ... کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ ... کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت ... سے ... تک ...

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

[illegible] میڈیکل کالج کے پروفیسروں اور ڈاکٹروں [illegible] ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ [illegible] ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ [illegible] امراض چشم [illegible] کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible] آنکھوں کے مریضوں [illegible] اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں [illegible] سفید ہو [illegible] [illegible] خاص و عام [illegible] فائدہ [illegible] قیمت [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ [illegible] [illegible] خرید [illegible] ممیرے کا سرمہ [illegible] اشتہار [illegible]

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ پنڈت جیوا سنگھ صاحب آپ کا سفید سرمہ ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرا کے مایوس ہو چکا تھا [illegible] سفید سرمہ [illegible] قیمت [illegible] بہادر [illegible] ریاست [illegible] ۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ [illegible] جو آپ نے بنایا ہے آپ کی ہدایت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ آپ کا ممیرے کا سرمہ نہایت مفید ہے آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں [illegible] اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا [illegible] آنکھوں میں [illegible] کسی قسم کی شکایت [illegible] استعمال [illegible] نہایت مفید اور فائدہ بخش ثابت ہو گا [illegible] خارش [illegible] چشم کے واسطے [illegible] زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے

[illegible] آپ نے [illegible] پر [illegible] قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے [illegible] [illegible] آنکھ کی بیماریوں [illegible] نجات حاصل کریں [illegible] گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] ریاست [illegible] ۳۔ جناب [illegible] صاحب [illegible] [illegible] میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے چند مریضوں پر استعمال کیا [illegible] سفید [illegible] ہر قسم کی سوزش چشم [illegible] نہایت ہی مفید ہے [illegible] میں نے اپنی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے [illegible] بیماریوں [illegible] اس کی نسبت [illegible] راقم ڈاکٹر [illegible] پروفیسر [illegible] میڈیکل کالج آگرہ [illegible] ایڈیٹر [illegible] پروفیسر [illegible] آپ کے یہاں سے سفید

ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا [illegible] فائدہ ہوا [illegible] کی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ [illegible] امراض چشم کو مفید ہے [illegible] سے [illegible] فائدہ معلوم ہو جاتا ہے [illegible] اس [illegible] میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ [illegible] آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے [illegible] صاحب بہادر [illegible] ریاست [illegible] ۵۔ جناب [illegible] تسلیم [illegible] آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے [illegible] سفید [illegible] سرمہ [illegible] قیمت [illegible] راقم ڈاکٹر [illegible] پانچہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے کوئی ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ [illegible] کے جناب جنگی [illegible] مطلب کے مارچ سنہ ۱۸۹۹ء سے [illegible]

پادری ای۔ ایم ویری صاحب [illegible] ایڈیٹر و پروپرائیٹر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] طبع ہوا